سوئے حجاز
یا
سوئے ایران؟
کارِ ایراں می کند نامش حجاز
تحریر
صاحبزادہ محمد ضیاء الحق قادری رضوی
ایم اے شریعہ، ایم بی اے (گولڈ میڈلسٹ)
ناشر
مرکزی جماعت اہلِ سنت تحصیل گوجر خان

سوئے حجاز

یا

سوئے ایران؟

﴿ کار ایراں می کند نامش حجاز ﴾

تحریر

صاحبزادہ محمد ضیاء الحق قادری رضوی

﴿ایم اے شریعہ، ایم بی اے﴾ (گولڈ میڈلسٹ)

ناشر

مرکزی جماعتِ اہلِ سنت تحصیل گوجرخان

صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ

صَلٰوۃً وَّسَلَامًا عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ

کلام الامام امام الکلام

اے خدا بہرِ جنابِ مصطفٰی ۔۔۔ چار یار پاک و آل با صفا

بہرِ آبِ گریۂ تر داماناں ۔۔۔ بہرِ شورِ خندۂ طاعت کناں

بہرِ اشکِ گرمِ دوراں از نگار ۔۔۔ بہرِ آں سردِ مہجوراں زیار

بہرِ جیبِ چاکِ عشقِ نامراد ۔۔۔ بہرِ خونِ پاکِ مردانِ جہاد

پُر کُن از مقصد تہی دامانِ ما ۔۔۔ از تو پذرفتن زما کردن دعا

(حدائقِ بخشش۔سیدی اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ)

سوئے حجاز

یا

سوئے ایران؟

تحریر: صاحبزادہ محمد ضیاء الحق قادری رضوی

اشاعت اول: ۲۰۱۰ء

ناشر: مرکزی جماعتِ اہلِ سنت تحصیل گوجرخان

ملنے کا پتہ: مکتبہ غوثیہ مہریہ رضویہ

میلاد چوک گومنڈی مین بازار گوجرخان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لک الحمد یا اللہ والصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

فتنۂ رفض و تفضیل کی سرکوبی کے لیے جب سے شیخ الحدیث والتفسیر پیر سائیں غلام رسول قاسمی قادری مدظلہ کی معرکۃ الآراء تصنیف ''ضربِ حیدری'' منظرِ عام پر آئی ہے باطل کے ایوانوں میں ایک زلزلہ برپا ہے۔ تفضیلیوں کی پوری کوشش ہے کہ صاحبِ ضربِ حیدری پر الزام تراشی کر کے اس کتاب کو اہلِ سنت کے لیے متنازعہ بنا دیا جائے۔ اسی سلسلے میں ماہنامہ سوئے حجاز لاہور میں ''بابِ مدینۃ العلم ۔۔۔سیدنا علی المرتضیٰ ؓ کی خصوصیت'' کے عنوان سے قسط وار مضمون شائع کرنے کا سلسلہ شروع کیا گیا جس میں نہ صرف صاحبِ ضربِ حیدری کے خلاف زہر اُگلا گیا بلکہ حضرت سیدنا صدیقِ اکبر ؓ کی اعلمیت کو چیلنج کرنے کے ساتھ ساتھ روافض کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے جمیع صحابہ کرام ؓ کو چور دروازے کہا گیا۔ ان قسط وار مضامین کا دندان شکن جواب استاذ العلماء مفتی محمد فضل رسول سیالوی مدظلہ کے قلم سے بعنوان ''ضربِ ختنین بر منکرِ فضلیتِ شیخین'' شائع ہو چکا ہے۔ قسط وار مضامین کے علاوہ اپریل ۲۰۱۰ء کے شمارے میں محمد خلیل الرحمٰن قادری کا لکھا ہوا ایک الگ مضمون بعنوان ''یہ ہے مسلکِ اہلِ سنت۔۔۔۔ خصائصِ سیدنا علی المرتضیٰ ؓ پر امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کا موقف'' شائع کیا گیا ہے۔ اس مضمون میں ضربِ حیدری کے درج ذیل پیراگراف پر تنقید کی گئی ہے:

''ثالثاً مولا علی کے فضائل جو کتب میں مذکور ہیں انکی کیفیت اور قوت شیخین کے فضائل سے بڑھ کر نہیں ہے۔ مولا علی ؓ کے تمام فضائل اور ان کی عظمت مسلم ہے مگر صدیقِ اکبر ؓ کو نبی کریم ﷺ کا امامت کے مصلے پر کھڑا کر دینا ان تمام فضائل پر حاوی ہے۔'' (ضربِ حیدری ۱۲۰ طبع اول رحمۃ للعالمین پبلی کیشنز سرگودھا)

ضربِ حیدری کے مذکورہ بالا پیراگراف سے سوئے حجاز نے یہ سمجھا ہے کہ اس سے حضرت سیدنا مولا علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے خصائص کا صاف انکار کر دیا گیا ہے۔ صاحبِ مضمون نے اپنی مخصوص عینک کے ساتھ اس پیراگراف کو پڑھا اور اپنے مخصوص دماغ کے ساتھ اسے اپنی مرضی کا مفہوم پہنایا اور اپنے خود ساختہ مفہوم پر اس قدر اعتماد کیا ہے کہ جلدی سے اس پر مضمون بھی لکھ دیا ہے۔ اور

سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کی کتاب مطلع القمرین کے حوالہ جات کے ذریعے یہ ثابت کرنے کی ناکام سازش کی ہے کہ صاحب ضرب حیدری کا عقیدہ فکرِ رضا کے خلاف ہے اور یہ کہ انہوں نے مولا علی المرتضیٰ ﷺ کے خصائص محض سنیوں کو دھوکہ دینے کے لیے ضربِ حیدری میں درج کیے ہیں۔ ہم ان کے اس اتہام کے جواب میں مطلع القمرین اور ضربِ حیدری میں مکمل فکری ہم آہنگی اور مماثلت دکھا کر قارئین پر حقیقتِ حال واضح کرتے ہیں:

تقابل نمبرا: مطلع القمرین: ''بعض فضیلتیں اس قدر درجۂ قبول ورضا میں واقع ہوتی ہیں کہ وہ ایک عند اللہ ہزار پر غالب آتی ہے، جس کا ناصیۂ دل آستانۂ شرع پر جبین سائی سے منور اس پر یہ امر شمس و امس سے اظہر الی ان قال بیشک عمر ایک نیکی ہے ابوبکر کی نیکیوں سے۔'' (صفحہ ۸۰ تا ۸۳ مکتبہ بہارِ شریعت لاہور)

ضربِ حیدری: ''مولا علی کے فضائل جو کتب میں مذکور ہیں ان کی کیفیت اور قوت شیخین کے فضائل سے بڑھ کر نہیں ہے الخ۔'' (صفحہ ۱۲۰)

فرمایئے! سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کے الفاظ ضربِ حیدری سے بھی زیادہ شفاف اور واشگاف ہیں کہ نہیں؟ یہ لکھنے کے بعد اگر ضربِ حیدری میں حضرت سیدنا علی المرتضیٰ ﷺ کے خصائص بیان ہوں تو وہ آپ کے نزدیک سنیوں کو دھوکا ہے، تو کیا سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ نے بھی یہی لکھنے کے بعد حضرت سیدنا علی المرتضیٰ ﷺ کے جو خصائص بیان کیے ہیں وہ بھی محض سنیوں کو دھوکا ہے؟ معاذ اللہ۔

سوئے حجاز کے مضمون نگار نے صاحبِ ضربِ حیدری کے متعلق لکھا ہے کہ ''یہ کہہ کر تو انہوں نے مولائے کائنات کے ساتھ اپنے بغض کی انتہا کر دی ہے کہ مولائے کائنات کے تمام فضائل پر سیدنا صدیق اکبر ﷺ کو نبی کریم ﷺ کا امامت کے مصلے پر کھڑا کر دینا بھاری ہے۔'' اگر صاحبِ ضربِ حیدری کا یہ جملہ مولا علی ﷺ کے ساتھ بغض کی انتہا پر دلالت کرتا ہے تو مضمون نگار کا سوئے حجاز اپریل ۲۰۱۰ء کے صفحہ نمبر ۴۰ پر مختلف صحابہ کرام ﷺ کی امتیازی شانیں بیان کرنے کے بعد یہ لکھنا کہ ''لیکن ان سب شانوں پر مولائے کائنات ﷺ کی ایک ہی شان بھاری ہے الخ'' تمام صحابہ کے ساتھ ان کے بغض کی انتہا کی دلیل ہے۔ اب بتایئے آپ کو ''رافضی ذوق'' کیوں نہ کہا جائے؟

حضرت سیدنا عبداللہ ابنِ عمر ﷺ راوی ہیں کہ جانِ کائنات ﷺ نے ارشاد فرمایا: لـــــوزن

ایمان ابی بکر بایمان اھل الارض لرجح (تاریخ مدینہ دمشق للامام ابنِ عساکر ۱۲۶/۳۰ دارالفکر بیروت) ''اگر ابوبکر کا ایمان تمام اہلِ زمین کے ایمان کے ساتھ تولا جائے تو ابوبکر کے ایمان کا پلڑا بھاری ہوگا۔''

یہی بات حضرت سیدنا عمر بن خطاب ﷛ سے موقوفاً یوں روایت کی گئی ہے: لووزن ایمان ابی بکر بایمان اھل الارض لرجح بھم (الجامع لشعب الایمان للامام بیہقی ۱۴۳/۱ مکتبۃ الرشد ریاض سعودیہ، فضائل الصحابہ للامام احمد بن حنبل ۴۱۸/۱ موسسۃ الرسالہ بیروت، کنزالعمال للمتقی الہندی ۱۶۳۹ بیت الافکار الدولیہ اردن)

حضرت سیدنا صدیقِ اکبر ﷛ کی دعا قرآنِ مجید میں ان الفاظ میں موجود ہے رَبِّ اَوْزِعْنِیْٓ اَنْ اَشْکُرَ نِعْمَتَکَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَ عَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰہُ وَاَصْلِحْ لِیْ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ اِنِّیْ تُبْتُ اِلَیْکَ وَ اِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ (سورۃ الاحقاف۔۱۵) ''اے میرے رب میرے دل میں ڈال کہ میں تیری نعمت کا شکر کروں جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کی اور میں وہ کام کروں جو تجھے پسند آئے اور میرے لیے میری اولاد میں صلاح رکھ میں تیری طرف رجوع لایا اور میں مسلمان ہوں۔'' (ترجمہ کنزالایمان)

اس دعا کے الفاظ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰہُ کے تحت خلیفۂ اعلیٰ حضرت صدرالافاضل علامہ سید محمد نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: ''آپ کی یہ دعا بھی مستجاب ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو حسنِ عمل کی وہ دولت عطا فرمائی کہ تمام امت کے اعمال آپ کے ایک عمل کے برابر نہیں ہو سکتے۔'' (تفسیر خزائن العرفان ۸۰۲ تاج کمپنی لمیٹڈ کراچی)

اسی آیتِ مبارکہ کے تحت تلمیذ و خلیفۂ صدرالافاضل حضرت حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ رقم طراز ہیں: ''آپ کی یہ دعا کامل طور پر قبول ہوئی، آپ نے وہ نیک اعمال کیے جو امتِ رسول میں کسی کو میسر نہ ہوئے، آپ حضور کے غار کے ساتھی اور جامع قرآن اور آپ اسلام کے پہلے تاجدار مسلمانوں کے غمگسار ہیں، آپ کی غار والی نیکی تمام مسلمانوں کے سارے اعمالِ صالحہ سے افضل ہے تا قیامت کوئی مسلمان ایسی نیکی نہ کر سکے گا، اس غار کی خدمت پر حضرت عمر اپنے سب اعمال قربان کرنے کو تیار تھے، رضی اللہ عنہما۔'' (تفسیر نورالعرفان ۸۰۴ پیر بھائی کمپنی لاہور)

قارئینِ محترم! حضرت صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کے ایمان کا تمام اہلِ زمین کے ایمان سے بھاری ہونا حضور نبی کریم ﷺ اور حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کے الفاظ میں آپ کے سامنے ہے اور قرآنِ مجید میں منقول دعاءِ صدیقی کی تفسیر میں حضرت صدر الافاضل اور حضرت حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہما کا حضرت صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کے اعمالِ صالحہ کو تمام امت کے اعمال پر بھاری قرار دینا بھی آپ نے ملاحظہ فرمالیا اور یہ مسئلہ اچھی طرح سے سمجھ لیا کہ قرآن وحدیث کی رو سے حضرت صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کے بعض خصائص نہ صرف دیگر صحابۂ کرام واہلِ بیتِ عظام رضی اللہ عنہم کے فضائل وکمالات پر حاوی ہیں اور نہ صرف جمیع امتِ محمدیہ کے فضائل سے بڑھ کر ہیں بلکہ باستثناءِ انبیاء ومرسلین تمام اہلِ زمین کے فضائل پر فوقیت رکھتے ہیں۔ صاحبِ ضربِ حیدری نے بھی رحمتِ عالم ﷺ کی طرف سے حضرت صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کو امامت کے منصب پر فائز کردینے کو حضرت مولا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے فضائل پر اپنی طرف سے حاوی نہیں لکھا بلکہ خود حضرت مولا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا فرمان نقل کیا جسے سوئے حجاز کے مضمون نگار نے کسی مصلحت کے تحت اپنے قارئین سے چھپالیا۔ ملاحظہ کیجئے ضربِ حیدری صفحہ ۱۲۰:

''ثالثاً مولا علی کے فضائل جو کتب میں مذکور ہیں انکی کیفیت اور قوت شیخین کے فضائل سے بڑھ کر نہیں ہے۔ مولا علی رضی اللہ عنہ کے تمام فضائل اور ان کی عظمت مسلم ہے مگر صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کو نبی کریم ﷺ کا امامت کے مصلے پر کھڑا کر دینا ان تمام فضائل پر حاوی ہے، اور خود مولا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ جسے رسول اللہ ﷺ نے ہمارا دینی لیڈر بنایا ہے ہم اسے اپنا دنیاوی لیڈر کیوں نہ بنائیں۔''

مولا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ حضرت صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کی جس خصوصیت کو بنیاد بنا کر انہیں اپنا دینی و دنیاوی اور ظاہری و باطنی سردار مان رہے ہیں اس خصوصیت کو مولا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے فضائل پر حاوی ماننا بغضِ علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی انتہا ہے یا موافقتِ مولا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ؟

تقابل نمبر۲: مطلع القمرین: ''دو چار باتیں ان حضرات سے بھی کر لی جائیں جنہوں نے بعض متاخرینِ ہند کے بعض کلماتِ زور آزمائی دیکھ کر بداہتِ عقل وشہادتِ نقل کو بالائے طاق رکھا اور حضرات شیخین یا جناب صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہما کی تفضیل من جمیع الوجوہ کا دعویٰ کر دیا الخ'' (صفحہ ۹۰)

ضربِ حیدری: ''بعض بد عقیدہ لوگ حضرت عثمان اور حضرت علی المرتضیٰ (ختنین) سے بغض رکھتے ہیں اور بالخصوص امیر المومنین وامام الواصلین سیدنا ومولٰینا علی المرتضیٰ مشکل کشا شیرِ خدا کے خصائص کا

سرے سے ہی انکار کرتے ہیں۔" (صفحہ ۳۶)

تقابل نمبر ۳: مطلع القمرین: "شوقِ دلی جوش زن ہے کہ شیخین کی تفضیل من جمیع الوجوہ ماننے والے ذرا سنبھل کر ہمیں بتائیں کہ وہ کون تھا جسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا طب عن جابر لوگ مختلف پیڑوں سے ہیں اور میں اور وہ ایک درخت سے ہاں وہ علی مرتضٰی ہے الخ" (صفحہ ۹۱)

ضربِ حیدری: "محبوب کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ الخوارج کلاب النار یعنی خارجی جہنم کے کتے ہیں (ابنِ ماجہ صفحہ ۱۶)۔ کوئی صاحبِ ایمان مولا علی کرم اللہ وجہہ کے خصائص وکمالات کا انکار کیسے کرسکتا ہے جب کہ چشمِ بینا کو احادیث میں تصریحات نظر آرہی ہیں کہ علی المرتضٰی ہی ذریتِ رسول ﷺ کے جدِامجد ہیں الخ" (صفحہ ۳۶)

تقابل نمبر ۴: اعلیٰ حضرت عظیم البرکت علیہ الرحمہ نے سیدنا علی المرتضٰی کے خصائص مطلع القمرین (صفحہ ۸۹ تا ۱۰۲) میں بیان فرمائے ہیں جو سوئے حجاز کے اس مضمون میں سارے کے سارے نقل کیے گئے ہیں۔

ضربِ حیدری کا آغاز ہی سیدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ کے خصائص کے بیان سے ہوتا ہے اور تقریباً یہی خصائص صفحہ ۳۶ اور ۳۷ پر بیان کیے گئے ہیں۔

سوئے حجاز کے مضمون نگار نے جھوٹا الزام لگایا گیا ہے کہ: "صاحبِ ضربِ حیدری کا حال دیکھیے کہ وہ کہتے ہیں کہ سیدنا ابنِ عباس رضی اللہ عنہما نے آپ کے خصائص تیرہ بتائے ہیں اور ان کے اپنے قلم کو صرف سات خصائص بیان کرنے کے بعد بل پڑ گئے۔"

گرامی قدر قارئین! ضربِ حیدری کے صفحہ ۳۶ اور ۳۷ پر موجود خصائصِ مرتضوی کی خود گنتی کر لیجئے۔ اس مقام پر صاحبِ ضربِ حیدری نے چودہ خصائص بیان کئے ہیں۔ اس سے آگے چل صفحہ ۸۳ پر دوبارہ ان میں سے سات خصائص دوہرائے گئے ہیں اور ان کے آخر میں لکھا ہے "وغیرہ" اس کے بعد لکھا ہے "وَمَرَّ تَفْصِیْلُہٗ" یعنی اس کی تفصیل پہلے گزر چکی ہے۔ صاحبِ مضمون نے ضربِ حیدری کے الفاظ "وغیرہ" اور "وَمَرَّ تَفْصِیْلُہٗ" کو ہڑپ کرلیا۔ جناب خلیل الرحمٰن صاحب! اب بتائیے کیا آپ عالمِ دین ہیں؟ نہیں بلکہ بتائیے کیا آپ ایمان دار ہیں؟ نہیں بلکہ بتائیے کیا آپ میں ضمیر ہے؟ نہیں بلکہ بتائیے کہ اس بددیانتی پر آپ کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے؟ خصوصاً قیامت کے دن کیا جواب

دیجیے گا؟

تقابل نمبر ۵: مطلع القمرین: "ہاں وہ کون ہے طس عس عق یع عن ابن عمر جسے فصلِ قضا ورفع خصومات میں تمام صحابہ پر ترجیح بیّن ہے یہاں تک کہ عم سع عن سعید بن المسیب فاروق جیسا خلیفۂ بلند رتبہ پناہ مانگے اس قضیۂ دشوار سے جس میں وہ حاضر نہ ہو اور عم عن سعید وھو حدیث واحد عند عم بارہا کہے اگر وہ نہ ہوتا عمر ہلاک ہو جاتا۔ ہاں وہ علی ہے صاحب رائے ثاقب و فکرِ صائب کرم اللہ تعالیٰ وجہہ۔" (صفحہ ۹۶)

ضربِ حیدری: "یہ وہ باب العلم ہیں جنہیں تمام صحابہ سے بڑا قاضی ہونے کا اعزاز حاصل ہے اسی لیے سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ ایسی مجلسِ قضا وعلم سے اللہ کی پناہ مانگتے تھے جس میں علی موجود نہ ہوں۔" (صفحہ ۳۷)

اس تقابل نمبر ۵ پر ذرا غور کیجیے۔ اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے علم کی بحث کو چھیڑا ہے اور اگر باب العلم کا خاصہ اعلیٰ حضرت کے نزدیک درست ہوتا تو یہاں ضرور اس کا ذکر کرتے کہ مکمل داعیہ موجود تھا۔ لیکن اعلیٰ حضرت نے پوری کتاب میں باب العلم ہونے کو سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا خاصہ قرار نہیں دیا۔ بلکہ لطف کی بات یہ ہے کہ اعلیٰ حضرت نے اپنی سینکڑوں تصانیف میں کسی بھی جگہ اسے سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا خاصہ نہیں بتایا۔

تقابل نمبر ۶: مطلع القمرین: "جس قدر علم بیش فضیلت افزوں اور احادیث وآثار سے ثابت کہ جنابِ شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے برابر صحابہ میں کسی کو علم نہ تھا بلکہ اعلمیتِ صدیق تو قرآنِ عزیز سے ثابت جیسا کہ ہم اسکے دلائل انشاء اللہ تعالیٰ باب ثانی کی فصل ..... میں بسط کریں گے فانتظر۔" (صفحہ ۲۲۶)

ضربِ حیدری کے صفحہ ۱۰۸ تا ۱۱۰ پر بخاری ومسلم کی احادیث اور علماء کے اقوال کی روشنی میں لکھا ہے کہ حضرت سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ سب سے بڑے عالم تھے۔

اس تقابل کو بار بار پڑھیے اور ضربِ حیدری کی مطلع القمرین کے ساتھ ہم آہنگی ملاحظہ کیجیے۔ سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کا سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کو اعلم کہنا اور ان کی اعلمیت کا قرآن سے ثابت کرنا بغور دیکھیے۔ یہ ہے صحیح معنی میں "تازیانۂ عبرت"۔ سوئے حجاز والوں کو اگر آخرت کی ذرا سی بھی

فکر ہے تو ضد، ہٹ دھرمی، تعصب اور الزام تراشی چھوڑ کر فکرِ رضا کو اپنا لینا چاہیے۔ بصورتِ دیگر دعویٰ بریلویت سے دست بردار ہو کر اپنے رسالے کا نام سوئے ایران رکھ لینا چاہیے۔

تقابل نمبر ۷: مطلع القمرین: ''علمائے دین تفضیلیہ کو سنیوں میں شمار نہیں کرتے اور انہیں اہلِ بدعت کی شاخ جانتے ہیں۔'' (صفحہ ۱۶۴)

ضربِ حیدری میں ''تفضیلیوں کے بارے میں شرعی حکم'' کے عنوان کے تحت لکھا ہے:

''بہر حال تفضیلیوں کے بارے میں کم از کم حکم یہ ہے کہ تفضیلی فرقہ اہلِ بدعت کا فرقہ ہے۔ اس بدعت کا تعلق عمل سے نہیں اعتقاد سے ہے۔ اس کا الٹ سنت نہیں بلکہ اہلِ سنت ہے۔ اس کا مرتکب اہلِ سنت سے اسی طرح خارج ہو جاتا ہے جس طرح جبری، قدری، معتزلے اور خارجی وغیرہ۔'' (صفحہ ۱۴۴)

تقابل نمبر ۸: مطلع القمرین: ''اُدھر والوں میں جن کے قلوب نے غلبۂ ہوا و غلظت و جفا سے تفضیلِ شیخین کو گوارا نہ کیا اور صریح انکار میں نامِ سنیت مسلوب ہوتے دیکھا ناچار تحصیلِ مطلوب و دفعِ مکروہ کی یہ راہ نکالی کہ زبان سے تفضیلِ شیخین کا اقرار اور ترتیبِ مذکورۂ اہلِ سنت پر بکشادہ پیشانی اصرار رکھا مگر افضلیت کے معنی وہ تراشے جس سے انکا مرتبہ حضرتِ مولا پر بڑھنے نہ پائے الخ'' (صفحہ ۱۰۶)

ضربِ حیدری میں ''تفضیلیوں کا طریقۂ واردات'' کے عنوان کے تحت لکھا ہے: ''کچھ تفضیلی تو ایسے ہیں جو صاف لفظوں میں سیدنا علی المرتضیٰ کو شیخین علیہم الرضوان سے افضل کہتے ہیں لیکن کچھ تفضیلی ایسے ہیں جو زبان اور قلم سے شیخین کو افضل کہتے ہیں مگر اس افضلیت سے مراد خلافتِ ظاہری میں افضلیت لیتے ہیں الخ'' (صفحہ ۴۲)

تقابل نمبر ۹: مطلع القمرین: ''بعض حضرات گمان کرتے ہیں کہ ہم عیاذاً باللہ تعالیٰ حضرت مولیٰ روحنا فداہ کے درپے توہین ہیں جو مرتبۂ شیخین کو ان کے رتبہ سے بڑھاتے ہیں حالانکہ یہ ان کی محض نادانی اور مسلمان پر بلاوجہ سوءِ ظن ہے مگر کریمہ يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ سے ابھی ان کے کان آشنا نہیں۔ عزیزو! ہمیں حکم ہے کہ ہر ذی فضل کو اس کا فضل دیں۔ جب ہم نے مرتبہ حضرت مولیٰ ﷺ کا بعد ان تین حضرات کے تمام صحابۂ کرام و اہلِ بیتِ عظام و کافہ مخلوقِ الٰہی جن و بشر و ملائکہ سے زیادہ جانا تو ان کا مرتبہ عند اللہ ایسا ہی تھا پھر توہین کیا ہوئی۔ توہین تو عیاذاً باللہ جب ہوتی کہ ان تین حضرات کے سوا اور کسی کو حضرتِ مولیٰ سے افضل بتاتے جیسا تم فضلِ حضراتِ شیخین کو

کس کس طرح ہلکا کرتے ہوالخ'' (صفحہ ۱۵۳)

ضربِ حیدری: ''ان نام نہاد عاشقوں کے ہاں محبت اور بغض کا معیار بھی عجیب ہے۔ ایک عاشق کہتا ہے کہ جو شخص علی کے ذکر کے ساتھ دوسرے صحابہ کی بات چھیڑ دے اسکے دل میں علی کا بغض ہے۔ اگر آپ نے اس ظالم کی بات مان لی اور دیگر صحابہ کا ذکرِ خیر کرنا چھوڑ دیا تو دوسرا عاشق بولے گا کہ جو شخص مولا علی کو ولایت میں اور علم میں خلفاءِ ثلاثہ سے افضل نہیں مانتا اسکے دل میں علی کا بغض ہے۔ اگر آپ نے اس ظالم کی بات بھی مان لی تو تیسرا عاشق بولے گا کہ جو شخص کھل کر مولا علی کو خلفاءِ ثلاثہ سے افضل نہیں مانتا اسکے دل میں علی کا بغض ہے۔ اگر آپ نے اس ظالم کی بات بھی مان لی تو چوتھا عاشق بولے گا کہ جو شخص خلفاءِ ثلاثہ پر تبرا نہیں بولتا اسکے دل میں علی کا بغض ہے۔ اگر آپ نے اس ظالم کی بات بھی مان لی تو اب بھی آپ کچے پکے عاشق ہیں اصل عاشق وہ ہے جو علی کو نفسِ خدا، نفسِ رسول، جبریل کا استاد، وحی کا صحیح حقدار، تمام انبیاء سے افضل اور صحیح معنی میں حجۃ اللہ علی الخلق، اصلی قرآن کا جامع اور نبی کریم ﷺ کا مشکل کشا مانے اور تقیے کی باریکیوں کو سمجھ لے۔'' (صفحہ ۸۷)

• مطالعہ رکھنے والے لوگ جانتے ہیں کہ صحابۂ کرام اور جمیع امت کے بارے میں بدگمانی کرنے اور ان کی سیدھی سیدھی باتوں کو الٹا مفہوم پہنانے میں روافض خاص مہارت رکھتے ہیں۔ سوئے حجاز نے انہی کی روش اپناتے ہوئے اہلِ سنت کی نیت میں شک کیا ہے اور خالص بدگمانی کو اختیار کیا ہے۔

تقابل نمبر ۱۰: مطلع القمرین میں سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے افضلیتِ شیخین پر اجماع کے ثبوت میں دلائل کے انبار لگا دیئے اور ابنِ عبد البر کی ایک روایت پر جرح کے بعد لکھا: ''اے عزیز خدا و رسول سے ڈر اور اپنے ایمان پر رحم کر مسلمانوں کے خلاف راہ نہ چل اور زمرۂ خارقانِ اجماع سے نکل، شاید جو سخت وعیدیں اور دردناک تہدیدیں مخالفتِ اجماع و مفارقتِ سوادِ اعظم پر وارد ہوئیں ابھی تیرے گوشِ ہوش تک نہ پہنچیں ورنہ مبتدعوں کا ساتھ نہ دیتا اور ایسی بلائے عظیم اپنے سر نہ لیتا اب سن لے حق سبحانہ و تعالیٰ فرماتا ہے وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ الآية الٰى آخره'' (صفحہ ۱۸۶)

ضربِ حیدری میں بھی افضلیتِ شیخین پر اجماع کے دلائل نقل کرنے اور صاحب استیعاب ابو عمر بن عبد البر کی بیان کردہ ایک روایت کے تجزیے کے بعد لکھا ہے: ''اجماعی عقائد کو چھوڑ کر اس قسم کی روایات پر اعتماد کر کے بیٹھ جانا سبیل المومنین سے انحراف ہے۔'' (صفحہ ۱۲۷)

ہم نے نمونے کے طور پر دس تقابل پیش کیے ہیں جن سے واضح ہو جاتا ہے کہ مطلع القمرین اور ضربِ حیدری بالکل یک جان ہیں۔ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت علیہ الرحمہ کی کتاب مطلع القمرین الحمد للہ صاحبِ ضربِ حیدری کی محنت اور کاوش کے نتیجے میں منظر پر آئی ہے اور کئی جگہ سے چھپ چکی ہے۔ یہ اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ مطلع القمرین اور ضربِ حیدری میں اتحاد ہے۔ اگر آپ کو اعلیٰ حضرت سے کوئی اختلاف نہیں تو ذرا بسم اللہ کیجیے آپ بھی دس بیس ہزار مطلع القمرین چھاپ کرامتِ مسلمہ کی راہنمائی کر دیجیے۔

سوئے حجاز کے مضمون نگار نے لکھا: ''مسئلہ تفضیل پر اہلِ سنت کا موقف بالکل واضح ہے کہ جمہور اہلِ سنت خلیفۂ اول، یارِ غارِ رسالتمآب حضرت سیدنا ابوبکر صدیق ﷛ کو انبیاء علیہم السلام کے بعد سب سے افضل مانتے ہیں۔'' مگر اس سے قبل آنجناب سوئے حجاز مارچ ۲۰۱۰ء کے صفحہ ۴۰ پر لکھ چکے ہیں کہ ''کئی متقدمین نے مسئلہ تفضیل پر توقف کیا ہے جس کا سبب حضرت ابوبکر صدیق ﷛ اور حضرت علی المرتضیٰ ﷛ کی افضلیت پر دلالت کرنے والی احادیثِ مبارکہ میں تعارض ہے۔''

سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

ہم نے پردے میں تجھے پردہ نشین دیکھ لیا ہے (مطلع القمرین ۱۴۰)

اب آپ مطلع القمرین کیسے چھاپ سکتے ہیں جس کے صفحہ ۱۵۸ پر سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے لکھا ہے کہ افضلیتِ صدیقِ اکبر ﷛ پر اجماعِ صحابہ و جمیع امت ہے، صفحہ ۱۸۵ پر اس عقیدے کو قطعی لکھا ہے، صفحہ ۱۶۴ پر افضلیتِ شیخین کے منکر کو اہلِ سنت سے خارج قرار دیا ہے اور صفحہ ۲۲۶ پر اعلمیتِ صدیقِ اکبر کو قرآن سے ثابت کیا ہے اور بابُ العلم ہونے کو سیدنا علی مرتضیٰ ﷛ کے خصائص کی فہرست میں کہیں بیان نہیں کیا۔ اب بتایئے فکرِ رضا اور مسلکِ اعلیٰ حضرت کے ساتھ آپ کا کیا تعلق ہے؟ سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے روافض کو ردالرفضہ میں کافر لکھا ہے جبکہ آپ کے سرپرستِ اعلیٰ مفتی محمد خان قادری فقہ جعفریہ کو اسلام کی پانچویں فقہ قرار دیتے ہیں اور انہیں کافر کہنے والوں کو کافر کہتے ہیں، نیز ان کے ساتھ نکاح و ازدواج، ان کی نمازِ جنازہ میں شرکت، ان کو قربانی میں حصہ دار بنانے اور ان کے ساتھ مل کر عبادت کرنے کو جائز کہتے ہیں۔ (قارئین مفتی صاحب کا یہ فتویٰ ماہنامہ آوازِ اہلِ سنت گجرات کے اپریل ۲۰۰۵ء کے شمارے میں ملاحظہ کر سکتے ہیں۔)

ضربِ حیدری پر لکھی گئی تقاریظ کا معاملہ: سوئے حجاز کے مضمون نگار نے ضربِ حیدری پر لکھی گئی تقاریظ کی اہمیت کو گھٹانے کے لیے دو احتمالات ذکر کیے ہیں:

۱۔ ہوسکتا ہے کہ انہوں نے ضربِ حیدری کا بالاستیعاب مطالعہ نہ فرمایا ہو اور چند مقامات پڑھنے پر ہی اکتفا فرمایا ہو اور یوں یہ زہرناک عبارات ان کے مطالعہ میں ہی نہ آئی ہوں۔

۲۔ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ صاحبِ ضربِ حیدری نے ان بزرگوں کو تقاریظ کے حصول کے لیے جو مسودہ بھیجا ہو وہ ان زہرناک عبارات سے پاک ہو اور تقاریظ کے حصول کے بعد انہوں نے یہ عبارات موقع پا کر اپنی تالیف میں شامل کردی ہوں۔ لیکن اب ہم امید رکھتے ہیں کہ ہماری یہ گزارشات سامنے آنے پر ضربِ حیدری پر تقاریظ لکھنے والے علمائے کرام اپنی تقاریظ پر ضرور نظر ثانی فرمائیں گے اور کم از کم اس کتاب میں موجود قابلِ اعتراض مواد سے برأت کا اظہار بھی فرمائیں گے۔

قارئینِ محترم! ضربِ حیدری کے کئی ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں اور اس کے مندرجات سے ہر خاص و عام آگاہ ہو چکا ہے۔ اگر مضمون نگار کا گمان درست ہوتا تو تقاریظ لکھنے والے یہ جلیل القدر علماء و مشائخ کب کے اپنی تقاریظ واپس لے کر ضربِ حیدری سے برأت کا اعلان کر چکے ہوتے۔ مگر معاملہ اس کے برعکس ہے۔ ہر نئے ایڈیشن میں تقاریظ کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اس موقع پر ہم سوئے حجاز والوں کو مخلصانہ مشورہ دیں گے کہ وہ سورۃ الحجرات کی آیت نمبر ۱۲ کا مطالعہ کرلیں انشاء اللہ افاقہ ہوگا۔

اعلمیت کا مسئلہ

امیر المومنین سیدنا ابو بکر صدیق ﷛ اس امت میں سب سے بڑے عالم ہیں۔اس حوالے سے چند حوالہ جات قارئین کے ذوقِ مطالعہ کی نذر کیے جاتے ہیں:

۱۔ صحیح بخاری ۱/۱۶۷ (مکتبہ الملک فہد ریاض سعودی عرب):

کان ابو بکر اعلمنا۔

''حضرت ابوبکر ﷛ ہم میں سب سے زیادہ علم والے تھے۔''

۲۔ المنہاج فی شرح صحیح مسلم بن الحجاج (شرح النووی علیٰ مسلم) ۴۷۳ (بیت الافکار الدولیۃ اردن):

قال مالک والشافعی و اصحابهما: الافقه مقدم علی الاقرأ الی ان قال و لهذا قدم النبی ﷺ ابا بکر ﷛ فی الصلاة علی الباقین۔

''امام مالک وشافعی اوران کے اصحاب نے فرمایا: سب سے بڑا فقیہ سب سے بڑے قاری پر مقدم ہے۔۔تا۔۔اوراسی لیے نبی کریم ﷺ نے حضرتِ ابوبکر ﷛ کو باقی صحابہ پر نماز میں مقدم فرمایا۔''

۳۔ تہذیب الاسماء واللغات ۲/۱۸۵ تا ۲/۱۹۰ (دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان):

وکان ابو بکر هو اعلمنا.....واستدل الشیخ ابو اسحاق بهذا وغیره فی طبقاته علی ان ابا بکر الصدیق رضی الله عنه اعلم الصحابة.....وقد سبق قریباً حدیث ابی سعید فی الصحیحین قال و کان ابوبکر اعلمنا۔

''اور حضرت ابوبکر ﷛ ہم میں سب سے زیادہ علم والے تھے۔۔۔۔۔شیخ ابواسحاق نے اپنی طبقات میں ایسی ہی روایات سے استدلال فرمایا کہ حضرت ابوبکر صدیق ﷛ صحابہ میں سب سے بڑے عالم تھے۔۔۔۔۔اور حضرت ابوسعید ﷛ کی صحیحین کی حدیث پیچھے قریب ہی گزری ہے کہ حضرت ابوبکر ﷛ ہم میں سب سے زیادہ علم والے تھے۔''

۴۔ عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری ۴/۳۵۹ (دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان):

ولما کان ابوبکر اعلم الصحابة، اذ لم ینکر احد منهم ممن حضر حین قال ابو سعید: وکان ابو بکر اعلمنا، اختصه الشارع بالخصوصیة العظمیٰ۔

''حضرت ابوبکر ﷛ اعلم الصحابہ تھے، جب حضرت ابوسعید ﷛ نے فرمایا تھا کہ حضرت ابوبکر ﷛

ہم میں سب سے زیادہ علم والے تھے تو جو وہاں حاضر تھے ان میں سے کسی نے اس بات کا انکار نہیں کیا تھا۔ شارع نے آپ کو عظیم خصوصیت سے نوازا۔"

۵۔ حاشیۃ الامام السندی علی النسائی ۷۶/۲ (مکتب المطبوعات الاسلامیہ حلب):

وکان ابوبکر اعلمهم کما قال ابو سعید۔

"اور حضرت ابوبکر ﷺ صحابہ ﷺ میں سب سے زیادہ علم والے تھے جیسا کہ حضرت ابوسعید ﷺ کا فرمان ہے۔"

۶۔ البنایۃ فی شرح الهدایۃ ۳۸۹/۲ (دارالفکر بیروت لبنان):

وکان ابوبکر رضی اللہ عنه اعلمهم و افقههم فی کل امره، الا تریٰ ان قول ابی سعید : وکان ابوبکر اعلمنا۔

"اور ہر امر میں حضرت ابوبکر ﷺ سب صحابہ سے بڑے عالم اور بڑے فقیہہ تھے، کیا تو نے حضرت ابوسید ﷺ کا قول نہ دیکھا کہ حضرت ابوبکر ﷺ ہم میں سب سے زیادہ علم والے تھے۔"

۷۔ الجامع لاحکام القرآن (تفسیر قرطبی) ۲۲۲/۴ زیرِ آیت نمبر ۱۴۴ سورۃ آلِ عمران (دار عالم الکتب ریاض سعودی عرب):

العالم الاکبر۔

"سب سے بڑے عالم۔"

۸۔ فتح القدیر شرح ہدایہ ۳۵۸/۱ (دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان):

ودلیل الثانی قول ابی سعید: کان ابو بکر اعلمنا۔

"اور دوسری دلیل حضرت ابوسعید ﷺ کا قول ہے کہ حضرت ابوبکر ﷺ ہم میں سب سے زیادہ علم والے تھے۔"

۹۔ البحر الرائق شرح کنز الدقائق ۶۰۷/۱ (دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان):

وکان ابوبکر اعلمهم بدلیل قول ابی سعید: کان ابوبکر اعلمنا۔

"اور حضرت ابوبکر ﷺ تمام صحابہ سے بڑے عالم تھے، اس کی دلیل حضرت ابوسعید ﷺ کا قول ہے کہ حضرت ابوبکر ﷺ ہم میں سب سے زیادہ علم والے تھے۔"

۱۰۔ النہر الفائق شرح کنز الدقائق ۲۴۰/۱ (دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان):

قال ابو سعید: وکان ابوبکر اعلمنا۔

''حضرت ابو سعید ﷺ نے فرمایا: حضرت ابو بکر ﷺ ہم میں سب سے زیادہ علم والے تھے۔''

۱۱۔ تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق ۱۳۴/۱ (دار الکتب الاسلامی قاہرہ مصر):

وكان ابو بكر الصديق اعلمهم الا ترىٰ الى قول ابو سعيد : كان ابوبكر اعلمنا۔

''اور حضرت ابو بکر صدیق ﷺ سب صحابہ سے بڑے عالم تھے، کیا تو نے حضرت ابو سعید ﷺ کا قول نہ دیکھا کہ حضرت ابو بکر ﷺ ہم میں سب سے زیادہ علم والے تھے۔''

۱۲۔ تاریخ الخلفاء ۳۴ تا ۳۶ (دار الارقم دیر):

فصل فى علمه و انه اعلم الصحابة و اذكاهم..... واستدل الشيخ ابو اسحاق بهذا وغيره فى طبقاته علىٰ ان ابا بكر الصديق رضى اللّٰه عنه اعلم الصحابة..... وكان ابو بكر اعلمنا..... كان الصديق رضى الله عنه اقرأ الصحابة اى اعلمهم بالقرآن.....وكان مع ذالك اعلمهم بالسنة .....وكان الصديق رضى الله عنه مع ذلك اعلم الناس بانساب العرب۔

''فصل حضرت ابو بکر ﷺ کے علم کے بیان میں، اور وہ تمام صحابہ سے زیادہ علم والے اور زیادہ ذکی تھے-----شیخ ابو اسحاق نے اپنی طبقات میں ایسی ہی روایات سے حضرت ابو بکر صدیق ﷺ کے اعلم الصحابہ ہونے پر استدلال نقل کیا ہے-----اور حضرت ابو بکر ﷺ ہم میں سب سے زیادہ علم والے تھے-----حضرت صدیق ﷺ سب صحابہ سے بڑے قاری یعنی قرآن کے سب سے بڑے عالم تھے-----اور اس کے ساتھ ساتھ وہ صحابہ میں سنت کے بھی سب سے بڑے عالم تھے-----اور اس کے ساتھ ساتھ حضرت صدیق عربوں کے نسب کے بھی سب سے بڑے عالم تھے۔''

۱۳۔ الصواعق المحرقہ ۲۳ تا ۴۹ (مکتبۃ الحقیقہ استنبول ترکی):

واستدل الشيخ ابو اسحاق بهذا وغيره فى طبقاته علىٰ ان ابا بكر اعلم الصحابة.....كان الصديق اقرأ اصحابه اى اعلمهم بالقرآن..... و كان مع ذلك اعلمهم بالسنة..... و كان ابوبكر اعلمنا..... فهذا دليل علىٰ انه اكملهم عقلا و رأيا بل وعلىٰ انه اعلمهم..... هو اعلم الصحابة على الاطلاق للادلة الواضحة على ذالك ..... و ان الشيخ ابا اسحاق استدل به علىٰ انه اعلم الصحابة..... انه اكمل الصحابة علما و رأيا و شجاعة۔

''شیخ ابو اسحاق نے اپنی طبقات میں ایسی ہی روایات سے حضرت ابو بکر صدیق ﷺ کے اعلم

الصحابہ ہونے پر استدلال نقل کیا ہے۔۔۔۔۔حضرت صدیق ﷛ سب صحابہ سے بڑے قاری یعنی قرآن کے سب سے بڑے عالم تھے۔۔۔۔۔اور اس کے ساتھ ساتھ وہ صحابہ میں سنت کے بھی سب سے بڑے عالم تھے۔۔۔۔۔اور حضرت ابوبکر ﷛ ہم میں سب سے زیادہ علم والے تھے۔۔۔۔۔پس یہ دلیل ہے کہ وہ عقل اور رائے میں دیگر صحابہ سے کامل تر تھے بلکہ ان سے بڑے عالم تھے۔۔۔۔۔اس موضوع پر وارد واضح دلائل کے تحت وہ علی الاطلاق اعلم الصحابہ تھے۔۔۔۔۔اس سے شیخ اسحاق نے ان کے اعلم الصحابہ ہونے پر استدلال کیا۔۔۔۔۔وہ علم، رائے اور شجاعت میں تمام صحابہ سے کامل تر تھے۔"

۱۴۔ المعتمد فی المعتقد (رسالہ تورپشتی) ۲۰۴ (مکتبۃ الحقیقہ استنبول ترکی):

و ازینجا لازم می آید کہ ابوبکر ﷛ در علم و صلاح و عدالت و ورع کامل تر از جملہ صحابہ بود۔

"اور اس سے یہ لازم آتا ہے کہ حضرت ابوبکر ﷛ علم، صلاح، عدالت اور ورع میں تمام صحابہ سے کامل تر تھے۔"

۱۵۔ البدایہ والنہایہ (اردو ترجمہ: اختر فتح پوری) ۵/۳۲۴ (نفیس اکیڈمی کراچی):

حاصلِ کلام یہ کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق ﷛ کو نماز میں صحابہ کی امامت کے لیے مقدم کیا جو اسلام کے عملی ارکان میں سب سے بڑا رکن ہے، اور شیخ ابوالحسن اشعری بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ کا حضرت ابوبکر ﷛ کو مقدم کرنا دینِ اسلام کا ایک معلوم بالضرورۃ امر ہے، نیز بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ کا حضرت ابوبکر ﷛ کو مقدم کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ آپ تمام صحابہ سے زیادہ عالم تھے کیونکہ صحیح حدیث سے جس کی صحت پر علماء کا اتفاق ہے ثابت ہے کہ رسولِ کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ کتاب اللہ کو زیادہ جاننے والا لوگوں کی امامت کرائے پس اگر وہ علمِ قرآن میں برابر ہوں تو سنت کو زیادہ جاننے والا امامت کرائے اور اگر وہ سنت کے علم میں برابر ہوں تو عمر کے لحاظ سے جو سب سے بڑا ہو وہ امامت کرائے اور اگر وہ عمر میں برابر ہوں تو ان میں جو اسلام میں مقدم ہو وہ امامت کرائے۔

میں کہتا ہوں یہ اشعری رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے جسے سونے کے پانی سے لکھنا چاہیے، پھر یہ تمام صفات حضرت صدیق ﷛ میں جمع تھیں۔

۱۶۔ اشعۃ اللمعات شرح مشکوۃ المصابیح (اردو ترجمہ: علامہ محمد سعید احمد نقشبندی) ۲/۳۱۹ (فرید بک

سٹال لاہور):

حضرت ابوبکرؓ کو اسی لیے آگے کیا گیا کہ وہ کتاب وسنت کے سب سے بڑھ کر عالم تھے۔۔۔۔۔۔دلیلِ ثانی ابوسعید کا یہ ارشاد ہے کان ابو بکر اعلمنا یعنی ہم میں سب سے بڑے عالم حضرت ابوبکر صدیقؓ تھے۔

۱۷۔ مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح ۱۷۵/۳ (دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان):

و دلیل الثانی قول ابی سعید کان ابو بکر اعلمنا۔

"دلیلِ ثانی ابوسعید کا یہ ارشاد ہے کہ ہم میں سب سے بڑے عالم حضرت ابوبکر صدیقؓ تھے۔"

۱۸۔ فتاویٰ عزیزی (ایچ ایم سعید کمپنی کراچی):

۳۷۷ حضرت ابوبکرؓ کا علم دوسرے صحابہ کے علم سے کہیں زیادہ تھا۔

۳۷۸ آنحضرت ﷺ نے حضرت ابوبکرؓ کو حضرت علیؓ پر نماز میں مقدم فرمایا۔ اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ قرأت میں بھی حضرت علیؓ بہ نسبت حضرت ابوبکر صدیقؓ کے زیادہ نہ تھے اور ایسا ہی اس سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت علیؓ حضرت ابوبکر صدیقؓ سے زیادہ فقیہہ اور زیادہ عالم نہ تھے۔

۱۹۔ مطلع القمرین ۲۲۶ (مکتبہ بہارِ شریعت لاہور):

اعلمیتِ صدیق تو قرآنِ عزیز سے ثابت۔

۲۰۔ مرأۃ المناجیح شرح مشکوٰۃ المصابیح ۳۵۴/۸ (نعیمی کتب خانہ گجرات):

حضرت ابوبکر صدیق تمام صحابہ سارے اہلِ بیت سے افضل بھی ہیں اور زیادہ عالم بھی۔

۲۱۔ فیوض الباری شرح صحیح البخاری ۳۱۵/۲ (مکتبہ رضوان لاہور):

سیدنا حضرت صدیق اکبرؓ تمام صحابہ میں افضل واعلم تھے۔

۲۲۔ مقامِ امیر المومنین سیدنا ابوبکر صدیق ؓ (شعبۂ تبلیغ مرکزی دار العلوم حزب الاحناف لاہور):

۱۱ صحابہ کرام حضرت صدیق اکبرؓ کو سب سے زیادہ اعلم مانتے اور جانتے تھے۔

۱۶ حضور سرورِ عالم ﷺ کی نظر میں تمام صحابہ کرام میں صرف صدیق اکبرؓ ہی علم و

فضل اور تقویٰ وطہارت میں سب سے زیادہ افضل و برتر تھے اسی لیے حضور علیہ السلام نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو امامت کے لیے منتخب فرمایا۔

۲۳۔ نزہۃ القاری شرح صحیح البخاری (فرید بک سٹال لاہور):

۱۷۳/۲ یہ (حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ) تمام صحابہ کرام سے زیادہ ذہین وفطین ذکی اور سب سے زیادہ علم والے خاص رازدارِ نبوت تھے۔

۳۴۲/۲ یہ حدیث اس مسئلے میں مستدل ہے کہ امامت کا حق اسے ہے جو سب سے زیادہ علم والا ہو اور یہی امام بخاری کا بھی مذہب ہے۔ انہوں نے اس پر باب کا عنوان یہ قائم کیا اھل العلم والفضل احق بالامامۃ۔ صحابہ کرام میں سب سے زیادہ اعلم حضرت صدیق اکبر تھے اس لیے حضور نے انہیں امام بنایا۔ حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ماصب اللّٰہ فی صدری الا صببت فی صدر ابی بکر اللہ نے جو کچھ میرے سینے میں انڈیلا میں نے وہ سب ابوبکر کے سینے میں انڈیل دیا۔

۲۴۔ العطایا الاحمدیہ فی فتاویٰ نعیمیہ (ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور):

۱۱۵/۵ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو تین نعمتیں عطا فرمائیں؛ افضلیت کی، اکرمیت کی، اشرفیت کی۔ افضلیت علم سے ملی، اکرمیت عمل سے ملی اور اشرفیت خاندان (قومیت اور قبیلہ برادری) سے۔ یہ بات متفقاً تمام مسلمان مانتے ہیں کہ خلافت کی ترتیب افضلیت کی بناء پر ہے تمام مخلوق میں صحابہ کرام افضل اور تمام صحابہ میں چار خلفاءِ راشدین اور چاروں خلفاء میں افضل الخلق بعد الانبیاء والمرسلین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے سورۃ نور کی آیت ۲۲ میں صدیقِ اکبر کو اولوا الفضل فرمایا یعنی افضلیت والا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی آخری حیاتِ طیبہ میں اپنا مصلی و امامت صدیقِ اکبر کے حوالے کرتے ہوئے اپنے بعد امامت کا حق دار صدیقِ اکبر کو قرار دیا اور بحکمِ شریعت امام المسلمین وہی نامزد ہوسکتا ہے جو سب میں زیادہ علم والا ہو۔ ثابت ہوا کہ علم کا پلہ چاروں خلفاء میں صدیقِ اکبر کا بھاری ہے۔

۱۱۹/۵ صدیق اکبر کی شان ہر علم میں ہر صحابی سے زیادہ ہے۔

۲۵۔ شرح صحیح مسلم للسعیدی ۳۰۶/۲ (فرید بک سٹال لاہور):

صحابہ میں سب سے عمدہ قرأت کرنے والے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ تھے اور سب سے بڑے عالم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے اور رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابی کے مقابلہ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو امام بنایا اور آپ کا یہ عمل اس حدیث کی عملی تفسیر ہے کہ جو سب سے بڑا عالم ہو اس کو امام بنایا جائے۔

اجماع امت: اعلمیت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پر پوری امت مسلمہ کا اجماع ہے۔ چند حوالہ جات:

۱۔ شرح صحیح البخاری لابن بطال ۱۱۵/۲ (مکتبۃ الرشد ریاض سعودی عرب)

۲۔ فتح الباری شرح صحیح البخاری لابن رجب حنبلی ۱۱۲/۶ (مکتبۃ الغرباء الاثریہ مدینہ منورہ سعودیہ)

۳۔ منہاج السنہ ۱۳۵/۴ (المطبعۃ الکبریٰ الامیریہ بولاق مصر)

۴۔ الانشراح ورفع الضیق فی سیرۃ ابی بکر الصدیق ۱۰۴ (دار التوزیع والنشر الاسلامیہ قاہرہ مصر)

اس قدر مضبوط عقیدے سے انحراف کی گنجائش ہی نہیں چہ جائیکہ اس عقیدے والوں کو سوئے حجاز کے مضمون نگار نے ناصبی ذوق کہہ دیا ہے۔ گویا ان کے نزدیک صحابہ کرام، امام مالک، امام شافعی، امام بخاری، امام نووی، امام عینی، امام سندھی، امام قرطبی، امام ابن ہمام، امام ابن نجیم، امام زیلعی، امام سیوطی، امام ابن حجر، امام تورپشتی، امام اشعری، شیخ محقق، امام ابن بطال، امام ابن رجب، ملا علی قاری، شاہ عبدالعزیز دہلوی، اعلیٰ حضرت، مفتی احمد یار خان نعیمی، مفتی اقتدار احمد نعیمی، علامہ سید محمود احمد رضوی، مفتی شریف الحق امجدی، علامہ غلام رسول سعیدی وغیرہ سب ناصبی ہیں۔ لا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

سوئے حجاز کے مضمون نگار نے جس قدر تکلف سے کام لیکر سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو اعلم ثابت کرنے کی کوشش کی ہے اس طریقے سے تقریباً ہر صحابی کو اعلم ثابت کیا جاسکتا ہے۔ خصوصاً سیدنا ابن مسعود اور سیدنا عمر بن خطاب اور سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو اعلم ثابت کرنا کوئی مشکل ہی نہیں رہتا۔

ماہنامہ سوئے حجاز کا باطن: پوری امت سے اختلاف اور ناصبی ذوق کا الزام اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ سوئے حجاز کا مذہب اس امت کے مقابلے پر کوئی دوسرا مذہب ہے۔ اب وہ مذہب کونسا ہے؟ اس کا فیصلہ سوئے حجاز کے مضمون نگار نے تمام صحابہ کو چور دروازے کہہ کر خود ہی کر دیا ہے۔

افسوسناک رَوِش: اگر افضلیت صدیق سوئے حجاز کے نزدیک جمہوری عقیدہ تھا تو پھر بھی ضرب حیدری کے خلاف قلم اٹھا کر چاند پر تھوکنے اور ضرب حیدری کو ٹھیس پہنچانے کی ضرورت نہیں تھی۔ اس سے

بھی بڑھ کر سوئے حجاز کے مضمون نگار نے صاحبِ ضربِ حیدری کے لیے بڑے نامناسب الفاظ استعمال کیے ہیں مثلاً منکر-سنِ خصائص کے لیے تازیانہ عبرت، ناصبی ذوق، مولا علی سے بغض کی انتہا، ابنِ تیمیہ سے فکری مماثلت وغیرہ۔

سوئے حجاز نے یہ الفاظ استعمال کر کے اچھے اخلاق کا مظاہرہ نہیں کیا اور صحابۂ کرام کو چور دروازے لکھنا صحابہ پر رافضیانہ تبرا ہے۔ اس سے قرآن وسنت کا یکسر انکار لازم آتا ہے اس لیے کہ قرآن وسنت کو روایت کرنے والے یہی صحابہ ہیں اور تمام صحابہ اور اہلِ بیت علم کے دروازے ہیں۔ جیسا کہ حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: ''خیال رہے کہ حضور ﷺ کے علوم بہت ہیں اور ان علوم کے بہت دروازے ہیں الی ان قال حضور ﷺ کے علوم جنت سے زیادہ وسیع ہیں۔ جب جنت کے دروازہ آٹھ ہیں لھا ثمانیة ابواب تو نہ معلوم حضور ﷺ کے علم کے کتنے دروازے ہیں جن میں سے ایک حضرت علی بھی ہیں۔ ہر صحابی حضور ﷺ کے کسی نہ کسی فیض کا دروازہ ہیں۔ فرمایا اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم۔'' (مرآۃ المناجیح شرح مشکوٰۃ المصابیح ۴۲۰/۲)

میر سید عبدالواحد بلگرامی رحمۃ اللہ علیہ بارگاہِ مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء میں شرفِ قبولیت پانے والی اپنی شہرہ آفاق تصنیف سبع سنابل میں لکھتے ہیں: ''اور ایسے ہی وہ حدیث کہ اَنَا مَدِیْنَۃُ الْعِلْمِ وَ عَلِیٌّ بَابُھَا میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ، اس میں علی مرتضیٰ کا ذکر ان کے مزید فضل وشرف کی وجہ سے ہے ورنہ تمام صحابہ اس شہر کے دروازے ہیں اس لیے کہ دین کے تمام علوم امت کے جملہ علماء کو انہیں دروازوں سے پہنچے ہیں۔'' (اردو ترجمہ سبع سنابل از خلیلِ ملت مفتی محمد خلیل خان برکاتی رحمۃ اللہ علیہ ۷۲ فرید بک سٹال لاہور)

بارگاہِ رسالت سے تصدیق شدہ عقیدے پر طعنہ زنی ''رافضی ذوق'' نہیں تو اور کیا ہے؟

انکشافات: اللہ ہی جانے سوئے حجاز کے مضمون نگار نے فتویٰ بازی شروع کرنے سے پہلے اپنے ماہنامے کے سرپرست مفتی محمد خان قادری کی خیریت معلوم کر لی تھی یا نہیں:

۱۔ مفتی صاحب نے علامہ سعیدی صاحب کو محققِ دوراں اور رازیٔ زماں قرار دیتے ہوئے ان کی شرح صحیح مسلم پر تقریظ لکھی ہے جبکہ علامہ سعیدی صاحب صدیقِ اکبر ﷺ کو اعلم مانتے ہیں۔ تقریظ کے الفاظ ملاحظہ کیجیے: ''آپ نے جس احسن انداز کے ساتھ مختلف مسائل کو بطریقِ اعتدال بیان فرمایا ہے یہ

آپ ہی کا حصہ ہے ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔"

کیا "محقق دوراں" اور "رازی زماں" کے بطریق اعتدال بیان کردہ مسئلۂ اعلمیت کے خلاف سلسلہ وار مضامین کی اشاعت اس بات کی غمازی نہیں کرتی کہ جو الزام آپ نے ضرب حیدری کے تقریظ نگاروں پر عائد کیا ہے مفتی صاحب کا دامن بھی اس سے پاک نہیں ہے۔ یعنی انہوں نے شرح صحیح مسلم کا بالاستیعاب مطالعہ کرنے کی بجائے چند مقامات پڑھنے پر ہی اکتفا فرمایا ہو اور یوں یہ "زہرناک عبارت" ان کے مطالعہ ہی میں نہ آئی ہو۔ بصورت دیگر یہ بھی ہو سکتا ہے کہ محقق دوراں و رازی زماں نے انہیں تقریظ کے حصول کے لیے جو مسودہ بھیجا ہو وہ اس "زہرناک عبارت" سے پاک ہو اور تقریظ کے حصول کے بعد انہوں نے موقع پا کر اس میں یہ عبارت شامل کر دی ہو۔ لیکن اب ہم امید رکھتے ہیں کہ مفتی صاحب ہماری یہ گزارشات سامنے آنے پر شرح صحیح مسلم پر لکھی گئی اپنی تقریظ پر ضرور نظر ثانی فرمائیں گے اور کم از کم اس کتاب میں موجود قابل اعتراض مواد سے برأت کا اظہار بھی فرمائیں گے۔

۲۔ مفتی صاحب نے حضرت علامہ عبدالحکیم شرف قادری علیہ الرحمہ کے ساتھ مل کر اشعۃ اللمعات کا ترجمہ کیا ہے جس میں صدیق اکبر ﷺ کی اعلمیت بھی لکھی ہے اور مولا علی ﷺ کا باب العلم ہونا قضا کے ساتھ مخصوص لکھا ہے۔

۳۔ مفتی صاحب نے اپنی کتاب شانِ نبوت (صفحہ ۱۷۱ تا ۱۷۳ مرکز تحقیقاتِ اسلامیہ لاہور) میں ابن تیمیہ کو اس امت کے اماموں میں شمار کیا ہے جبکہ ابن تیمیہ نے منہاج السنۃ میں اعلمیت صدیق پر اجماع نقل کیا ہے اور دوسری طرف مضمون نگار صاحب ہیں جو صاحب ضرب حیدری کو ابن تیمیہ سے فکری مماثلت کا طعنہ دے رہے ہیں۔ یاد رہے کہ ہم نے ابن تیمیہ کا حوالہ فقط مضمون نگار اور ان کے سرپرست کو آئینہ دکھانے کے لیے شامل کیا ہے۔ ہمارے نزدیک وہ ضال، مضل اور مخذول ہے جیسا کہ سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے المستند المعتمد بناء نجاۃ الابد (صفحہ ۶۹ مکتبۃ الحقیقۃ استنبول ترکی) اور قوارع القہار فی الرد علی المجسمۃ الفجار (صفحہ ۴۰ دار النعمان للعلوم دمشق) میں تصریح کی ہے۔

ہم نے اصولی طور پر سوئے حجاز کے مکمل مضمون کی تردید کر دی ہے۔ البتہ سوئے حجاز کا طویل خطبی انداز ہم نے اختیار نہیں کیا۔ متلاشیانِ حق کے لیے ان شاء اللہ تعالیٰ ہمارے یہ چند صفحات کافی ہیں۔

﴿و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین﴾

فتویٰ بریلی شریف

مسئلۂ اعلمیت پر نبیرۂ اعلیٰ حضرت، جانشینِ مفتی اعظم ہند، قاضی القضاۃ فی الہند، تاج الشریعہ حضرت علامہ مفتی الشاہ محمد اختر رضا خان قادری ازہری بریلوی مدظلہ کا فتویٰ مبارکہ:

سوال: ہمارے ملک میں کئی مہینوں سے ایک بحث چل رہی ہے کہ امت میں سب سے زیادہ علم کس کے پاس ہے۔ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مطلع القمرین میں لکھا ہے کہ ''اعلمیتِ صدیق تو قرآن سے ثابت'' اُن کے اس فرمان کے باوجود جو لوگ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بجائے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اعلم قرار دیتے ہیں اور مولا علی المرتضیٰ کو اعلم نہ ماننے والوں کو خارجی اور ناصبی کہتے ہیں مگر اس کے باوجود بریلوی ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں ان کے بارے میں شرعی حکم کیا ہے؟

جواب: وہ غلو سے کام لے رہے ہیں۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تبارک وتعالیٰ عنہ کی افضلیت اور ان کا اعلم ہونا قرآن سے اور احادیث سے ثابت ہے اور اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تبارک وتعالیٰ عنہ کو بھی علم سے بہت بڑا حصہ عطا فرمایا۔ سرکار صلی اللہ تبارک وتعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اَنَا مَدِيْنَةُ الْعِلْمِ وَ عَلِيٌّ بَابُهَا ''میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہیں''۔ ان کا مرتبہ فضل میں اہلِ سنت کے نزدیک ترتیب خلافت پر ہے کہ سب سے پہلے حضرت ابوبکر افضل پھر ان کے بعد حضرت عمر پھر ان کے بعد حضرت عثمانِ غنی اور پھر چوتھے خلیفہ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہم اجمعین انبیاء و مرسلین کے بعد اولین وآخرین میں سب سے افضل ہیں۔

(آن لائن فتویٰ www.jamiaturraza.com/live)

ماخذ و مراجع

۱۔ اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ المصابیح — شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی

۲۔ الانشراح ورفع الضیق فی سیرۃ ابی بکر الصدیق — الدکتور علی محمد محمد الصلابی

۳۔ البحر الرائق شرح کنز الدقائق — امام زین الدین بن ابراہیم المعروف بابن نجیم الحنفی

۴۔ البدایہ والنہایہ — ابوالفدا عماد الدین ابن کثیر

۵۔ البنایہ فی شرح الهدایہ — امام بدرالدین ابو محمد محمود بن احمد العینی الحنفی

۶۔ الجامع لاحکام القرآن (تفسیر قرطبی) — امام ابوعبداللہ محمد بن احمد القرطبی

۷۔ الجامع لشعب الایمان — امام الحافظ ابوبکر احمد بن الحسین البیہقی

۸۔ الصواعق المحرقہ — امام شہاب الدین احمد بن حجر الہیتمی المکی

۹۔ العطایا الاحمدیہ فی فتاویٰ نعیمیہ — صاحبزادہ مفتی اقتدار احمد خان قادری

۱۰۔ المستند المعتمد بناء نجاۃ الابد — اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی

۱۱۔ المعتمد فی المعتقد (رسالہ تورپشتی) — امام فضل اللہ شہاب الدین ابوعبداللہ بن حسن تورپشتی حنفی

۱۲۔ المنہاج فی شرح صحیح مسلم بن الحجاج — امام محی الدین یحییٰ بن شرف النووی

۱۳۔ النہر الفائق شرح کنز الدقائق — امام سراج الدین عمر بن ابراہیم بن نجیم الحنفی

۱۴۔ تاریخ الخلفاء — امام جلال الدین سیوطی

۱۵۔ تاریخ مدینہ دمشق — امام ابوالقاسم علی بن الحسن المعروف بابنِ عساکر

۱۶۔ تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق — امام فخر الدین عثمان بن علی الزیلعی الحنفی

۱۷۔ تفسیر خزائن العرفان — صدر الافاضل علامہ سید محمد نعیم الدین مرادآبادی

۱۸۔ تفسیر نور العرفان — حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی

۱۹۔ تہذیب الاسماء واللغات — امام محی الدین یحییٰ بن شرف النووی

۲۰۔ حاشیۃ الامام السندی علی النسائی — امام ابوالحسن نور الدین بن عبدالہادی حنفی سندھی

۲۱۔ رد الرفضہ — اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی

۲۲۔ سبع سنابل — میر سید عبدالواحد بلگرامی

۲۳۔ شانِ نبوت — مفتی محمد خان قادری

نمبر	کتاب	مصنف
۲۴۔	شرح صحیح البخاری	امام ابوالحسن علی بن خلف بن عبدالملک الشہیر بابن بطال
۲۵۔	شرح صحیح مسلم	علامہ غلام رسول سعیدی
۲۶۔	صحیح بخاری	امام محمد بن اسماعیل البخاری
۲۷۔	ضرب حیدری	پیر سائیں غلام رسول قاسمی قادری
۲۸۔	عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری	امام بدرالدین ابومحمد محمود بن احمد العینی الحنفی
۲۹۔	فتاوٰی عزیزی	سراج الہند شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی
۳۰۔	فتح الباری شرح صحیح البخاری	حافظ زین الدین ابن رجب حنبلی
۳۱۔	فتح القدیر شرح ہدایہ	امام کمال الدین محمد المعروف بابن الہمام الحنفی
۳۲۔	فضائل الصحابہ	امام احمد بن حنبل
۳۳۔	فیوض الباری	علامہ سید محمود احمد رضوی
۳۴۔	قوارع القہار فی الرد علی المجسمۃ الفجار	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی
۳۵۔	کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی
۳۶۔	کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال	امام علی بن حسام الدین المتقی الہندی
۳۷۔	ماہنامہ آواز اہل سنت گجرات	پیر محمد افضل قادری
۳۸۔	ماہنامہ سوئے حجاز لاہور	مفتی محمد خان قادری
۳۹۔	مرآۃ المناجیح شرح مشکوٰۃ المصابیح	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی
۴۰۔	مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح	امام علی بن سلطان محمد القاری
۴۱۔	مطلع القمرین فی ابانۃ سبقۃ العمرین	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی
۴۲۔	مقام امیر المومنین سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ	علامہ سید محمود احمد رضوی
۴۳۔	منہاج السنہ	ابن تیمیہ
۴۴۔	نزہۃ القاری شرح صحیح البخاری	مفتی محمد شریف الحق امجدی

اہلِ سنت کے لیے عظیم خوشخبری
نبیرۂ اعلیٰ حضرت
قاضی القضاۃ فی الہند، تاج الشریعہ
حضرت علامہ مفتی محمد اختر رضا خان قادری ازہری بریلوی
ہر اتوار کی شام انٹرنیٹ پر عوام الناس کے سوالات کے جوابات دیتے ہیں۔
تعلیماتِ اسلام سے آگاہی اور فکرِ رضا سے آشنائی کے لیے
www.jamiaturraza.com/live
وزٹ کیجئے
اور
اپنے سوالات اس ایڈریس پر بھیجئے
asjadrazakhan@gmail.com